رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم

بدر

ایڈیٹر
شیخ یعقوب علی تراب
احمدی

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جون ۱۹۱۸ء

جلد ۲ نمبر ۱۸

Digitized by Khilafat Library

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا ہے پہلا روزہ ۱۱ جون ۱۹۱۸ء بروز منگل ہوا۔ اللہ تعالیٰ یہ رمضان ہمارے لئے نہایت بابرکت اور خاص فیوض کے نزول کا ذریعہ ہو۔ آمین ؎

۲۔ قرآن کریم کا باقاعدہ درس حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب مرحوم دے رہے ہیں۔ رمضان میں نصف پارہ روزانہ آپ سنائیں گے اللہ تعالیٰ آپ کی روح القدس سے مدد کرے یہ درس ظہر اور عصر کے درمیان اور حدیث کا درس بعد عصر جاری ہے ؎

۳۔ ہر دو مدارس موسمی تعطیلات کے لئے بند ہو چکے ہیں پہلا اگست میں تعطیلات ہوتی تھیں مگر اس مرتبہ رمضان کی وجہ سے رمضان میں رخصتوں کا دیا جانا ضروری سمجھا گیا ہے ؎

۴۔ گذشتہ دو تین روز سے تیز ہوا کے چلنے اور کسی قدر ترشح سے موسم میں اتنی حدت نہیں رہی۔ بارش کا موسم قریب معلوم ہوتا ہے ؎

۵۔ ہفتہ زیر اشاعت میں ایک خفیف سا زلزلہ کا دھکا رات کو محسوس ہوا ؎

۶۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیّر حضرت کی ڈاک کی خدمت کے لئے اور خانصاحب میاں عبداللہ خان صاحب عیادت کی غرض سے بمبئی تشریف لے گئے ؎

۷۔ حضرت نواب صاحب قبلہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

رمضان میں احباب صدقات میں ترقی کریں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ آپ رمضان میں بہت ہی سخی ہوتے تھے آپ کی تو یوں بھی اجود تھے

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پروپرائٹر و پبلشر شائع ہوا

ایوانِ خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی صحت کے متعلق جو خبریں معمول کے موافق ۹ر جون ۱۹۱۸ء تک قادیان پہونچی ہیں وہ نہایت مسرت افزا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی مظہر ہیں حضرت کی صحت (۱) بہت اچھی ہے وزن میں بھی اضافہ ہو گیا ہے حالت صحت کے وزن سے صرف ۲½ پونڈ ۵ر جون تک کم تھا۔ اور لاہور کے مقابلہ میں ۷ پونڈ زیادہ ۔ (۲) نمازیں حضور اب خود پڑھاتے ہیں ۹ر جون ۱۹۱۸ء کو بھی جمعہ کا خطبہ خود حضور نے پڑھا ۔

۳۔ حضرت ام المومنین علیہا السلام کی صحت بھی الحمد للہ دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اور زخم اچھا ہو رہا ہے۔ حضرت ام المومنین قادیان آنے کے لئے طیار ہیں ۔

غرض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اب حضرت ام المومنین کی صحت بہت اچھی ہے۔ باندرا کا مکان چھوڑ کر ایک ساحلی مکان لینے کی تجویزیں ہیں ۔

۹ر جون ۱۹۱۸ء تک حضرت خلیفۃ المسیح تبدیل مکان اور حضرت ام المومنین کے روبصحت ہو کر قادیان کی مراجعت کی خبریں آئیں ۔ ۹ر جون کو یکایک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا تار آیا کہ حضرت ام المومنین تشریف لاتی ہیں منگل کی صبح کو گاڑی ریلوے سٹیشن بٹالہ پر بھیجی جاوے اس تار نے قادیان کے ساکنین پر ابر رحمت سے پہلے ٹھنڈی ہوا کا کام کیا ہر چھوٹا بڑا ہشاش بشاش نظر آتا ہے۔ کیونکہ یقین کامل ہے کہ حضرت ام المومنین کی تشریف آوری حضرت خلیفۃ المسیح کی تشریف آوری کا پیش خیمہ ہو گی۔ بلکہ

حضرت ساتھ ہی تشریف لے آئیں گے

گاڑی بٹالہ سٹیشن پر روانہ کر دی گئی۔ ۱۰ر کی صبح کو گورداسپور سے خبر آئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک تار ایک مخلص خادم کے نام آیا ہے کہ ڈلہوزی میں کوئی کوٹھی خالی ہو تو حضرت کو دہلی سٹیشن پر اطلاع دیجاوے اس خبر نے تو قادیان میں یوم العید کی سی خوشی پیدا کر دی۔

خاکسار ایڈیٹر الحکم اور مفتی فضل رحمان صاحب اور سید اسد علیشاہ صاحب بٹالہ سٹیشن پر حاضر ہوئے مگر ۱۱ر جون کو حضرت ام المومنین اور حضرت خلیفۃ المسیح تشریف نہیں لائے ۔

۱۲ر جون ۱۹۱۸ء کو قادیان میں برادر مکرم شیخ عبدالرحمن قادیانی کا مکتوب پہونچا کہ حضرت قافلہ سالار حضرت ام المومنین کے ہمراہ میں ۱۲ر کو بٹالہ اور ۱۳ر کی صبح کو قادیان پہونچتے ہیں ۔

چنانچہ پھر خاکسار مفتی صاحب عزیز عبدالسلام خلف الرشید حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ سید اسد علیشاہ صاحب عزیز عبدالقادر پسر شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی اور بعض دوسرے دوستوں کے ۱۲ کی رات کو بٹالہ پہونچے مگر حضرت صاحب اس گاڑی سے تشریف نہیں لائے معلوم ہوا لاہور بھی جماعت منتظر تھی مگر حضرت صاحب تشریف نہیں لائے۔ بہر حال۔

حضرت تشریف لا رہے ہیں

والحمد للہ علیٰ ذالک ۔ برین مژدہ گر جان فشانم رواست

آخری خبر آج ۱۳ر کی صبح تک یہی ہے۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ اگلی اشاعت میں حضرت کے ورود قادیان کی خبر سنا سکوں ۔

یہ امر موجب تسلی و اطمینان ہے کہ حضرت کی صحت بہت اچھی ہے اور حضرت ام المومنین کو بہت افاقہ ہے۔ الحمد للہ ۔

درخواست دعا

جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا لڑکا ناصر الدین اور مفتی محمد صادق صاحب کا بچہ عبدالمومن بخار سے بیمار ہیں احباب انکی صحت کیلئے دعا کریں ۔

سلک مروارید حصہ دوم و سوم
سلک مروارید حصہ سوم تو شائع ہو چکا ہے حصہ دوم کا تیسرا ایڈیشن زیر طبع ہے چونکہ کاغذ اور سامان طبع بہت گران ہے اس لئے حصہ دوم کی قیمت ۶ر ہو گی حصہ سوم بدستور ۴ر میں ملیگا حصہ دوم صرف ۴۰۰ چھاپا گیا ہے
ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

خدا تعالیٰ کی کتاب کے کیا کام ہیں؟

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم اعجاز رقم سے)

قریباً نصف صدی پہلے کا لکھا ہوا

انسان کا مقصد اقصیٰ وہ مرتبہ قصوی ہے کہ جس سے انسان اپنی سعادت قصوی کو پہونچ جاوے اور وہ یہ ہے کہ۔

انسان کی تمام لذّت اور تمام راحت اور تمام مقصود خدا ہی ہو جائے اور اس کی محبّت میں ایسا کھویا جائے کہ اپنے وجود میں کچھ نہ رہے۔ لیکن اس مرتبہ قصوی تک پہونچنے کے لئے کئی وسائل ہیں کہ جب تک وہ حاصل نہ ہوں یہ مرتبہ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

ایک ان میں سے **تکمیل قوت نظری** ہے۔ اور دوسری ان میں سے **تکمیل قوت عملی** ہے۔ تکمیل قوت عملی سے یہ مراد ہے جو موسب وسائل حصول یقین کے انسان کو حاصل ہوں جو خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات اور احدیّت پر یقین کامل پیدا کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

تکمیل قوت عملی سے یہ مراد ہے جو ممارستِ عمل اس حد تک پہونچ جائے کہ جس سے توجہ الی اللہ ایسا ملکہ تام ہو جائے جو بہت ہی آسانی سے صادر ہو۔

ا ب

جاننا چاہیئے جو اکثر قرآن شریف دو ہی حصّہ پر مشتمل ہے ایک تکمیل قوت نظری اور ایک تکمیل قوت عملی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی نسبت فرمایا ہے۔

شفاءٌ لما فی الصدور یعنے جو جو امراض روحانی انسان کے دل پر وارد ہوتے ہیں۔ سب کی اس پاک کلام میں دوا موجود ہے اور امراض بہ تفصیل ذیل ہیں

۱۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ شکوک اور شبہات ذات یا صفات باری تعالیٰ کی نسبت رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے حق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے

۲۔ بعض لوگ خدا کو جانتے تو ہیں کہ ہے مگر اس غلطی میں پڑے ہوئے ہیں کہ راحت عظمیٰ نفسانی لذتوں کو خیال کرتے ہیں پس وہ جذبات نفس سے مغلوب ہو کر خطوظ نفسانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں پس یہ بھی حقیقت میں قوت نظریہ کی غلطی ہے جو راحت حقیقی کی منزلت اس پر منکشف نہیں ہوتی۔

(نوٹ) تکمیل قوت نظری اور قوت عملی کے ذرائع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت لطیف بحث کی ہے اور یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے جس کو میں انشاء اللہ العزیز چھاپ دونگا۔ مگر ابھی تک میں دیکھتا ہوں کہ ان نادر و نایاب مضامین کے قدردان بہت کم ہیں۔ برادرم فخر الدین صاحب نے درمکنون حضرت کا دیوان شائع کیا جو اب تک بھی ذخیرہ کتب میں موجود پڑا ہے۔ قرآنی صداقتوں کے جلوہ گاہ کے لئے ۸۰۰ جلدوں کی درخواست کی شرط لگائی گئی۔ اس میں سے بمشکل ۴۰۰ کے قریب درخواستیں آئی ہیں۔ ایسی صورت میں یہ کیونکہ شائع ہو سکتی ہیں۔ البتہ میرے ایک معزز دوست نے مجھکو لکھا ہے۔ کہ وہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور پرانی تحریروں کی اشاعت و طبع میں مدد دینے کے لئے اس طرح پر امادہ ہیں کہ وہ اپنے خرچ سے ان کو چھپوا دیں اور لاگت بذریعہ فروخت وصول کر لیں اس کے بعد اگر کچھ آمدنی ہو تو وہ کارخانہ الحکم کی امداد میں صرف ہو۔ میں جانتا ہوں کہ اس بزرگ کے دلمیں ایک تڑپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کی اشاعت کی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ کتابیں کس قدر تعداد میں شائع ہوتی ہیں اور خود انہوں نے اس سے پہلے تجربہ کیا ہے اس لئی جبتک پہلے احباب خریداری کی درخواستیں نہ بھیجیں میں انہیں اور اپنے آپکو اب ابتلا میں ڈالنا نہیں چاہتا۔

پس جو لوگ حضرت مسیح موعود کی تحریروں کے عاشق زار اور بجان خریدار

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

(از قلم حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

مصائب کا علاج خودکشی نہیں خدا کی رضا کا ملہ حاصل کرنا ہے

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دنیوی مصائب سے تنگ آگیا ہوں اور چاہتا ہوں کہ خودکشی کرلوں۔

فرمایا ہرگز ایسا نہ کرو شاید تم خیال کرتے ہو کہ مرجانے سے انسان کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو یہ خیال بالکل غلط ہے۔ موت صرف نقل مکان کا نام ہے۔ تمہاری شامت اعمال تمہارے ساتھ چلے گی۔ اور اگر خدا کو تم نے راضی نہیں کرلیا تو وہ مصیبت اس سے بڑھکر ہو گی۔

آپ کی توجہ

آپ کا کام زیادہ تر یہ تھا۔ کہ اللہ اور رسول پر ایمان لوگوں کے دلوں میں قایم کردیں اور اسی توجہ سے خدا تعالےٰ نے آپکو بہت سے معجزات اور کرامات اور خوارق عطا کئے یہی آیات و نشانات ہیں۔ جو اس زمانہ میں۔ ایمان کو ثریا سے لے آئے۔ اپنی جماعت کے احباب پر لازم ہے کہ ان نشانات کو کثرت سے لوگوں کو سنایا کریں اور ان کی اشاعت کیا کریں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کے واسطے یہی تازہ دلائل ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لوگوں کے واسطے قایم کردیئے ہیں۔ اس اصل کی طرف توجہ ہونے کے سبب حضرت فروعات کی طرف کم متوجہ ہوتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے بیعت کی وہ داڑھی منڈواتا تھا کسی نے حضرت کے پاس شکایت کی کہ فلاں شخص داڑھی منڈواتا ہے۔ اسکو سمجھایا جائے۔ آپنے فرمایا مجھے تو لوگوں کے ایمان کی فکر ہے۔ تم داڑھیوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ داڑھی رکھنا بے سود ہے۔ بلکہ حضور کا منشا ظاہر ہے کہ جب درخت کی جڑ کو پانی دیا جاتا ہے تو سب شاخوں اور پتوں کو خود بخود پہونچ جاتا ہے۔ ایمان سارے مذہب کی جڑ ہے۔ جب ایمان دل میں قائم ہوگا تو اس کے تمام آثار ہر جگہ نمودار ہونگے اگلے دن کا ذکر ہے کسی شہر میں چند واعظین کے مقرر کرنے کی ضرورت تھی۔ وہاں جن واعظین کے نام تجویز کئے گئے۔ ان میں سے ایک صاحب ایسے بھی تھے جو ریش کی صفائی کیا کرتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ اسلامی واعظ ایسا تو ہونا چاہیئے۔ جس کے چہرے پر مسلمان ہونے کا سائین بورڈ[1] تو ہو۔

غیر ادیان پر فتح

میری مصیبت کے ابتدائی سالوں میں مجھے ایک صوفی طبع ملے۔ جو اکثر صوفیا سے ملا کرتے تھے۔ یہ معلوم کرکے کہ میں نے میرزا صاحب سے بیعت کی ہے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ تم جلد عیسائیوں آریوں وغیرہ اقوام مخالفین اسلام کے جواب دینے میں ایک خاص طاقت حاصل کروگے۔ میں نے کہا یہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپنے جس شخص کی بیعت کی ہے اس کی توجہ ادیان باطلہ کے نیست کرنے کی طرف بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور مرشد کی توجہ کا اثر مریدوں پر پڑتا ہے

دینی محنت

یہ جو دعا قرآن شریف میں سورۂ بقر کے آخر میں سکھلائی گئی ہے کہ ربنا لا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ۔ اے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی کہ ہمکو طاقت نہو۔ اس کی تفسیر میں حضرت فرمایا کرتے تھے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مومن کو چاہیئے کہ ہر کام میں اپنی پوری طاقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کردیوے کیونکہ دعا میں یہی سکھایا گیا ہے۔ کہ ہماری طاقت سے زیادہ ہم پر بوجھ نہ ہو۔ یہ نہیں سکھایا گیا کہ ہماری طاقت کے برابر بھی

---

[1] سائین بورڈ انگریزی زبان میں اس تختے کو کہتے ہیں جس پر دوکاندار وغیرہ اپنا نام اور کام وغیرہ لکھکر اپنی دوکان پر لٹکا دیتے ہیں۔ (حضرت خلیفۃ اول کے عہد کا واقعہ ہے۔ ایڈیٹر)

نہ ہو۔ مومن کو چاہیئے کہ اپنی طاقت بھر خدا کے راہ میں اپنے آپ کو ہلیار رکھے اور حضرت کا اپنا طریق عمل ایسا ہی تھا۔ دین اسلام کا بول بالا کرنے کی جو دھن آپکو تھی اس کے مقابل میں ہر قسم کا آرام جان و جسم آپنے اپنے اوپر حرام کیا ہوا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سخت گرمی کے دن تھے آپ کوئی کتاب تائید اسلام میں لکھ رہے تھے چند دوست دوپہر کے قریب آپ سے اجازت طلب کرنے آپکے کمرے میں حاضر ہوئے ایک نے عرض کی کہ حضور گرمی بہت ہے حضور کو تکلیف ہوتی ہوگی۔ کمرے میں ایک پنکھا لگوا دیا جائے۔ تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ تجویز تو آپ کی اچھی ہے مگر پنکھا لگا اور ٹھنڈی ہوا چلی تو پھر نیند آجائے گی اور سو رہنے کو جی چاہے گا۔ تم تو آگے ہی سوئی ہوئی ہو۔ ہم بھی سو رہے۔ تو دین کی تائید کون کرے گا۔ بدر میں حضور کے الہامات اور کلمات چھپا کرتے تھے ان کے مضمون یا پروف میں حضور کو بھیجا کرتا تھا۔ خود سارا پروف بڑے غور سے پڑھا کرتے تھے۔

جب کوئی مضمون لکھنے بیٹھتے تھے تو تائید اسلام کے شوق میں ایسے محو ہو جاتے تھے کہ آپکو اپنی بیماری اور کمزوری کا خیال بھی بھول جاتا تھا بسا اوقات مضمون لکھتے لکھتے دوران سر کا دورہ آپڑتا تھا اور آپ بیہوشی کی سی حالت میں گر جاتے تھے اور پھر بہت دبانے اور ہاتھ پاؤں ملنے سے دیر کے بعد آرام ہوتا تھا۔ مگر افاقہ پاکر پھر اسی کام میں مشغول ہو جاتے تھے۔ بعض دفعہ ساری ساری رات مضمون لکھتے گذر جاتی تھی۔ اور ایسی ایک شب مجھے بھی حضور کے ساتھ گزارنیکا فخر حاصل ہوا تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ میرے پیارے دوست مرحوم مرزا ایوب بیگ صاحب زندہ تھے۔ اللہ تعالیٰ انکے درجات کو جنت میں بلند کرے۔ حضرت نے ایک نہایت ضروری مضمون لکھنا تھا۔ جس کا صبح تک طیار ہو جانا نہایت ضروری تھا۔ عشاء کے قریب ایوب و صادق کو حکم ہوا کہ حضرت مضمون جلدی جلدی لکھتے جائینگے جس کا صاف کرنا ضروری ہے۔ اس واسطے ایوب بیگ لکھا جائے گا اور محمد صادق لکھتا جائیگا۔ چونکہ حضرت میرے طرز خط کو پسند فرماتے تھے اس واسطے یہ فخر بھی مجھے حاصل ہوا دنیا دار تو کہا کرتے ہیں۔ کہ روشنیٔ طبع تو بر من بلا شدی۔ مگر مسیح موعود کے قدموں کے طفیل میرے خط کی عمدگی برائے من رحمت شدی والا معاملہ ہو گیا عشاء کے بعد ہم اندر کے مکان میں بیٹھ گئے۔ لکھتے لکھتے فجر ہو گئی مؤذن نے اللہ اکبر کہا تو حضرت نے قلم ہاتھ سے رکھدیا۔ ہمارا تو یہ حال تھا کہ خیال ہوتا تھا کہ۔ مؤذن نے غلطی کھائی۔ ہنوز اذان کا وقت کہاں ؎

موذن بانگ بے ہنگام برداشت
نمی داند کہ چند از شب گذشت است

ابھی تو بہت تھوڑا ہی وقت گذرا ہے کہ ہم لکھنے بیٹھے تھے۔ مگر رات بھر کی کوفت نے اور معلوم نہیں کتنی ایسی شب حضرت نے پہلے گذاری ہوں گی حضور کی طبیعت پر ایک خوفناک اثر کیا اچانک ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے اور دوران سر ہو کر آپ گر گئے۔ بہت دیر کے بعد آرام آیا تو پھر آپنے قلم دوات لیکر

Digitized by Khilafat Library

نوٹ: حضرت کے مندرجہ ذیل دو مضامین کے متعلق درخواستیں اخبار الحکم کے آنی چاہئیں

"تحفہ رمضان"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول)

مکتوب احمدیہ کی پانچویں جلد کئی نمبروں میں شامل ہوگی۔ کیونکہ اس میں وہ مکتوبات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخلص خدام کے نام لکھے اس سلسلہ میں پہلا حصہ حضرت سیٹھ عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا رضی اللہ عنہ مدراسی کے نام کے خطوط سیٹھ صاحب کی مختصر سی سوانح عمری درج کیگئی ہے قیمت فی جلد ۸/- ۲۵ رمضان تک یہ کتاب انشاء اللہ شائع ہو جائیگی کاتب لکھ رہا ہے احباب درخواستیں بھیجدیں صرف ۴۰۰ جلدیں طبع ہونگی

صدر انجمن کا سالانہ بجٹ اور احمدی

انجمنوں کا فرض

الحکم نے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ پر ہمیشہ احمدی انجمنوں اور قوم کو توجہ دلا کر اپنا فرض ادا کیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ وہ باتیں جو آج سے چند سال پیشتر محض صدا بصحرا کی مصداق تھیں۔ عملی لباس پہن رہی ہیں۔

بجٹ ایک نہایت اہم چیز ہے اس کا طیار کرنا بہت بڑے فکر اور محنت کو چاہتا ہے۔ اس مرتبہ بجٹ کو صحیح اصولوں پر ترتیب دینے کے لئے آمدنی کے وسائل اور صحیح اعداد کو قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے تمام انجمن ہائے احمدیہ کے نام ایک سرکلر لیٹر اس مقصد کے لئے بھیجی جا رہی ہے۔ کہ وہ مطلوبہ واقفیت صدر انجمن کو دیں۔ میں اس چٹھی کو ذیل میں تمام و کمال درج کر دینا ہوں میری غرض یہ ہے کہ تمام انجمن ہائے احمدیہ اس پر غور کر کے اس کا جواب بہت جلد دفتر سیکرٹری صدر انجمن میں بھیجدیں۔ اس سے صدر انجمن کو بجٹ بنانے میں بہت آسانی ہو گی۔

مجھکو یقین کرنا چاہیئے کہ ہر چھوٹی بڑی انجمن اس چٹھی کا جواب لکھے گی اس سے سلسلہ کے کاموں میں ایک خاص رونق کام کرنے کی پیدا ہونے کی توقع ہے اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ پوری دلچسپی کے ساتھ اس میں حصہ لیں ۔ ایڈیٹر۔

میں ایک اہم امر کی طرف احمدی انجمنوں کے ممبروں کو عموماً اور سیکرٹری صاحبان کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں۔ امید ہے کہ وہ توجہ مبذول فرماویں گے۔ وہ امر یہ ہے کہ دنیا میں جسقدر سلطنتیں اور انجمنیں ہیں وہ سب اپنی آمد اور اخراجات کا ہر سال ایک بجٹ بناتی ہیں تب انکا نظام قائم رہتا ہے اور ان کے ضروری کام انجام پذیر ہوتے ہیں بجٹ بنانے کا یہ طریق ہے کہ جس قدر آمد ہونیکا غالب گمان ہو اس آمد کے مطابق اخراجات بھی تجویز کئے جاتے ہیں مثلاً ایک سلطنت کے وزرا اگر جانتے ہیں کہ آیندہ سال ہماری آمد دس کروڑ روپیہ ہو گی تو وہ اخراجات کا بجٹ بھی قطع و برید کر کے دس کروڑ کے اندر ہی تجویز کرینگے ورنہ اگر آمد کو مدنظر نہ رکھا جاوے تو ہو سکتا ہے کہ اخراجات زیادہ ہوں اور آخر اس سلطنت کو مشکلات کا سامنا پڑے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ آمد کا بجٹ صحیح اور غالب گمان پر قائم ہو اور واقعہ میں امید ہو کہ آیندہ سال اسقدر آمد ہو گی ورنہ نظام درہم برہم ہو جائیگا۔

صدر انجمن احمدیہ بھی چونکہ ایک قسم کی انجمن ہے جسکی کچھ آمد اور کچھ اخراجات ہیں اس لئے یہ بھی ہر سال ایک بجٹ تجویز کرتی ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے بجٹ میں آمد کے مطابق اخراجات نہیں رکھے جاتے بلکہ اخراجات کے مطابق آمد تجویز کیجاتی ہے مثلاً ہم نے دیکھا کہ ہمیں اس سال صیغہ بیت المال (جس میں لنگر خانہ و مہمانخانہ و وظائف ہیں) پر پندرہ ہزار خرچ کرنا پڑیگا تو ہم نے آمد بیت المال کے خانہ میں بھی پندرہ ہزار روپیہ ہی دکھلا دیا حالانکہ واقعہ یہ ہوتا ہے کہ پندرہ ہزار چھوڑ دس ہزار بھی وصول نہیں ہوتا اور نتیجہ یہ ہوتا ہے آمد سے اخراجات بڑھ جاتے ہیں اور انجمن کے صیغے مقروض ہو جاتے ہیں اور خزانہ سے بل وقت پر ادا نہیں ہوتے اور ہمیں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اب یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب تم جانتے ہو کہ بیت المال کی آمد دس ہزار ہو گی تو پھر کیوں اخراجات پندرہ ہزار تجویز کرتے ہو اخراجات بھی دس ہزار ہی رکھو یہ اعتراض بادی النظر میں ہر شخص کو پیدا ہو گا لیکن اس میں ہم مجبور ہیں کیونکہ ہم جو پندرہ ہزار روپیہ بیت المال کے لئے رکھتے ہیں۔ تو وہ پہلے ہی کفایت کو مدنظر رکھ کر تجویز کرتے ہیں اب کیا آپ نے مہمانوں کو کھانا دیں یا غرباء اور مستحق مہاجرین کی امداد نہ کریں یا بیواؤں اور یتیموں کا کھانا بند کر دیں؟ جب ان باتوں سے کوئی بات بھی نہیں ہو سکتی تو آپ ہمیں مجبور خیال فرما دیں اور یہ یقین کریں کہ اس میں

پندرہ ہزار روپیہ بہر حال خرچ کرنا ہے اسلئے بجائے اس کے کہ آپ ہمیں کہیں کہ تم اخراجات کم کرو آپ خود ہماری آمد میں اضافہ کریں کیونکہ آمد و خرچ دو ہی طرح مساوی ہو سکتے ہیں. خرچ کم کر دیا جائے یا آمد میں اضافہ کر دیا جائے غرض ہمارے بجٹ میں یہ جو نقص ہے کہ آمد و خرچ میں تناسب نہیں اس کی صرف یہ وجہ ہے کہ ہم نے کبھی آمد کو مدنظر نہیں رکھا اس لئے ہمارا ارادہ ہے کہ اگلے سال کا بجٹ آمد کو مدنظر رکھکر بنائیں اس لئے ضرورت ہے کہ ہمیں آمد کا قریباً یقینی تخمینہ معلوم ہو جاوے پھر انشاء اللہ اس کے تناسب سے ہم اخراجات بجٹ تجویز کریں گے جس سے خدا کا فضل شامل حال رہے تو کسی مشکل کا سامنا نہ ہوگا اس لئے سب سے بہتر یہ راہ ہے کہ تمام انجمنیں ہمیں اطلاع دیں کہ اگلے سال وہ کس قدر روپیہ صدر انجمن احمدیہ کو بطور چندہ دینگی اس میں دو فائدے ہیں. ایک تو یہ کہ جب سب انجمنیں لکھ بھیجینگی کہ ہم اس اس قدر رقم کل سال میں صدر انجمن کے خزانہ میں داخل کرینگی تو ہم تمام انجمنوں کی رقموں کو جمع کر کے معلوم کر لینگے کہ ہماری کل آمد اس سال اس قدر ہونیوالی ہے اس لئے اخراجات اس کے مطابق رکھے جاوینگے اور اگر دیکھیں گے کہ اخراجات زیادہ ہیں تو ہم بعض انجمنوں کو لکھینگے کہ تم اپنے چندہ کی رقم میں اس قدر اور خفیف سا اضافہ کر لو اس طرح پر چونکہ آمد کا بجٹ یقینی ہوگا اس لئے سال بھر میں کبھی ہمارے ضیغے مقروض نہ ہونگے۔ دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ اب جو ہمیں آئے دن ہر انجمن کو لکھنا پڑتا ہے۔ کہ "چندہ بھیجو چندہ بھیجو"، ان ہر وقت کی تحریکوں کی ضرورت نہ رہیگی۔ بلکہ صرف اتنا کام باقی رہ جائیگا کہ محاسب صاحب یہ دیکھتے رہینگے کہ کس انجمن کی طرف سے اس کی موعودہ رقم کی قسط وصول نہیں ہوئی اور ایسی صورت میں محاسب صاحب صرف انجمن کو لکھینگے کہ تم نے سال کے لئے اس قدر رقم کا وعدہ کیا ہے لیکن اس ماہ تم نے اس کا بارہواں حصہ بطور قسط ادا نہیں کیا اس طرح بے اصول تحریکیں بند ہو جاوینگی اور صرف انہیں انجمنوں کو تحریک کرنی پڑے گی جنہوں نے قسط ادا نہیں کی ہوگی ہمارا یہ بھی ارادہ ہے کہ جب تمام انجمنوں کی طرف سے آمد کا بجٹ آجاوے تو ہم اسے ایک ہینڈ بل کی صورت میں چھپوا دیں اور تمام انجمنوں میں ایک ایک کاپی بھیجدیں تا ہر انجمن کو یاد رہے کہ انہوں نے کس قدر روپیہ اس سال قادیان بھیجنا ہے اور انجمنوں کے سیکرٹری احباب پر زور دے سکیں۔ کہ دیکھو ہم نے اتنی رقم کا وعدہ کیا ہوا ہے اس ماہ کی قسط میں کمی ہے یہ کمی جلدی پوری کرو۔ علاوہ ازیں شائع کرنے کا یہ بھی فائدہ ہوگا کہ ہر انجمن کو باقی انجمنوں کے بجٹ کا بھی علم ہوگا اور ہر انجمن کوشش کرے گی اور طبعاً اس کے دل میں تحریک ہوگی کہ اس کار خیر میں ..... فلاں انجمن جس کے افراد بھی ہم سے زیادہ نہیں کیوں ہم سے بڑھ جاوے اس لئے وہ اپنی موعودہ رقم سے زیادہ رقم بھیجنے کی کوشش کریگی اور اس طرح پر مسابقت فی الخیر کے جو نتائج پیدا ہوا کرتے ہیں ان سے ہم متمتع ہوں گے ہم انجمنوں کی آسانی کے لئے اس دو ورقہ کی پشت پر ایک* نقشہ کا خاکہ کھینچتے ہیں کہ اس کے مطابق تمام انجمنیں اپنا بجٹ لکھکر ارسال فرما دیں۔ زیادہ وضاحت کے لئے ہم اس میں فرضی اندراج لکھکر نقشہ پُر کر کے دکھاتے ہیں احباب اس نقشہ کو صاف نقل کر کے اور اس میں اپنے چندہ کی رقم لکھکر اور خانہ پُری کر کے جلد سے جلد دفتر سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما دیں۔ جلدی کی اس لئے ضرورت ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت جس قدر ضیغے ہیں انہوں نے اپنے اخراجات کا بجٹ دفتر سیکرٹری میں بھیجدیا ہے۔ اب صرف آمد کے بجٹ کی انتظار ہے تا کہ اس کے آنے پر ہم مجموعی طور پر اپنا بجٹ تجویز کریں۔

* یہ نقشہ اصل چھپی ہوئی رپورٹ میں ہے جو انجمنوں کو بھیجی گئی۔ ایڈیٹر

یہ نقشہ تمام انجمنوں سے پُر کرکے بھیجنا ہے تاکہ ہم اس کے مطابق اپنی آمد کا اندازہ کرکے اپنے اخراجات کا بجٹ بنادیں۔ میں تمام سیکرٹریوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد اپنے تمام احمدی افراد سے مشورہ کرکے ہمیں مطابق نقشہ اپنا بجٹ بھیجیں۔ یہ بجٹ ہر ایسی انجمن بھیجے جو خواہ ضلع انجمن نہ ہو لیکن چندہ اپنا براہِ راست قادیان بھیجتی ہو لیکن جو انجمن اپنا چندہ خود براہ راست نہیں بھیجا کرتی بلکہ اس کا چندہ ضلع انجمن کی معرفت آتا ہے وہ ہمیں اپنا بجٹ نہ بھیجیں بلکہ وہ انجمن جس کی معرفت اس کا چندہ آتا ہے اس جماعت کا چندہ بھی شامل کرکے اپنے بجٹ میں کل رقم ظاہر کرے پس یہ بجٹ ان تمام انجمنوں کی طرف سے آنا چاہیئے جو قادیان میں براہ راست اپنا چندہ بھیجتی ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ اپنی آسانی کے لئے اپنی حیثیت سے کم رقم نہ لکھی جائے کیونکہ ہم بھی قادیان میں غافل نہیں بیٹھے ہوئے ہمارے پاس بھی دس سال کا مکمل ریکارڈ موجود ہے اور ہم جانتے ہیں کہ فلاں سال فلاں انجمن نے کتنا چندہ بھیجا تھا اس لئے مثلاً کسی نے لکھا کہ ہم اگلے سال دو ہزار روپیہ دیں گے اور ہم نے ریکارڈ کے ذریعہ معلوم کیا کہ یہ انجمن ۱۹۱۲ء میں تین ہزار دے چکی ہے تو ہم بولسی لکھیں گے "یہ رقم منظور نہیں"، کیا وجہ کہ آپ نے ۱۹۱۲ء میں تین ہزار دیا اور ۱۹۱۸ء میں دو ہزار دینا چاہتے ہو پس کسی انجمن کا وہ بجٹ ہم کبھی قبول نہیں کرینگے جو ان کے گذشتہ سالوں میں سے کسی سال کے چندہ سے کم ہو بلکہ برابر بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے جس کے دو دن برابر ہوں وہ گھاٹے میں ہے پس وائے ہے اس پر کہ جس کے دو سال برابر ہوں اس لئے ہر انجمن یہ نظر رکھے کہ ہم نے ہمیشہ قدم آگے بڑھانا ہے میرا تو دل گواہ ہے کہ اب کے خدا کرکے آمد کا بجٹ دو لاکھ روپیہ کا ہو جاوے۔ تاکہ ہم دل کھول کر تو اشاعت اسلام کر سکیں۔ یہ تو نہ ہو کہ مبلغوں کے لئے تیار ہیں لیکن خزانہ سے محاسب صاحب فرماتے ہیں کہ روپیہ نہیں باہر سے تار آئی ہے کہ مبلغ بھیجو جواب دیا جاتا ہے کہ کرایہ کون دیگا۔ آہ کس قدر افسوس کا مقام ہے ایک ایک ہندو تو معمولی کاموں کے لئے ایک ایک لاکھ روپیہ دیدے اور ہماری ساری قوم اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کا مصداق بنکر اور چار لاکھ کہلا کر سارے سال میں بھی ایک لاکھ روپیہ نہیں دیتی یہ سچ ہے کہ ہمارے افراد ہندوؤں کی طرح مالدار نہیں۔ لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ ہم اپنی موجودہ غربت میں بھی اگر ہمت کریں تو سال میں چار پانچ لاکھ روپیہ دے سکتے ہیں۔ مگر افسوس کہ دیتے نہیں۔ میں جب نظر کرتا ہوں کہ ہمارے کاموں میں روپیہ کی قلت کی وجہ سے ہر شعبہ میں خامی ہے تو بہت ہی افسوس آتا ہے۔ ایک طرف سکولوں کا ہال ناتمام کھڑا ہے کیوں؟ صرف روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ باہر سے مبلغ مانگتے ہیں۔ لیکن ہم نہیں دے سکتے کیوں؟ صرف اس لئے کہ اس کی روانگی کے لئے ہمارے پاس اخراجات نہیں پھر ہمارے سکول سے پاس کرکے طلباء نکلتے ہیں اور مجبوراً لاہور کے کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں ہمارے ہاں کوئی کالج نہیں کیوں؟ محض اس لئے کہ گورنمنٹ کی شرط کے مطابق ہمارے پاس رقم ہی نہیں۔ غرض ہماری تمام امنگیں اور جوش ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں جب ہم دیکھتے ہیں کہ مالی جہاد میں ہماری قوم سست ہے قوم نے غالباً یہ سمجھ لیا ہے کہ تمام فرائض قادیان والوں کے ہیں کام بھی وہی کریں۔ روپیہ بھی وہی فراہم کریں۔ اگر خدا کے ہاں جواب دہ ہیں تو قادیان والے ہی ہیں۔ حالانکہ ہم آپ کے ایجنٹ ہیں آپ روپیہ بھیجیں گے تو ہم امانت سے خرچ کر دیں گے ہمارے پاس کیمیا نہیں کہ آپ کے چاندی کے روپیوں کو ہم پوپڑ کی شکل میں تبدیل کر لیں اور نہ ہم نے روپوں کی کانٹ شروع کی ہوئی ہے کہ آپ کے ایک روپیہ سے ہم بیس روپیہ پیدا کر لیتے ہیں۔ پس حقیقت یہ ہے کہ ہم آپ کے خادم ہیں اور خادم بھی امین پس آپ کا بھی تو فرض ہے کہ کبھی کبھی ... تو اپنے کام کی طرف خود بھی توجہ فرما دیں۔ میں کہتا کہ احمدی جماعت دل میں خدارا

Digitized by Khilafat Library

غور کریں کہ ان میں سے کتنوں کو یہ واقفیت ہے کہ صدر انجمن کے ماتحت اتنے صیغے ہیں اور پھر فلاں فلاں صیغہ میں یہ اخراجات ہیں اور ان صیغوں کی آمد اس قدر ہے میں یقیناً کہتا ہوں کہ فی دس ہزار ایک شخص کو بھی پتہ نہیں حالانکہ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ معلوم کرے کہ میرے آقا کے مرکز میں کیا کام ہوتے ہیں انجمن کے ماتحت کتنے صیغے ہیں ہر صیغہ میں کیا کام ہوتا ہے ان کو کس قدر روپیہ کی ضرورت ہے وہ کس بات کے حاجتمند ہیں پھر اس کے بعد خود بخود اسکے دل میں تحریک پیدا ہوگی کہ میں ان کا ہاتھ بٹاؤں اور ان کی مشکلات کو ہلکا کردں اور اس طرح پر جب سب کی توجہ ہوگی تو ہر کام میں ترقی ہوگی اور ہم سلسلہ عالیہ کی بہت کچھ خدمت کر سکیں گے۔ میں ادنیٰ سی مثال دیتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اعلان شائع کیا کہ میری خواہش ہے کہ کسی طرح ریویو آف ریلیجنز کی دس ہزار خریداری ہو جاوے۔ اب احمدی بھائیو! ذرا بتاؤ کہ کیا اس سبب سے پیارے کی دلی خواہش ہم نے پوری کی! ہرگز نہیں۔ اچھا اس کو تو جانے دو صرف اتنا بتا دو کہ آپ کو یہ بھی کبھی پیدا ہوا کہ معلوم تو کریں کہ ریویو کی کتنی خریداری ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ اپنے آقا و محسن کی خواہش کہاں تک پوری ہوئی۔ پس جب ہماری یہ حالت ہے کہ ہمیں یہ بھی پتہ نہیں کہ ہم ترقی کرتے ہیں یا تنزل۔ تو بتاؤ کہ کس بات کی امید کریں۔ دیکھو حضرت صاحبؑ نے مقبرہ بہشتی کی بنیاد رکھی میں علی وجہ البصیرۃ کہتا ہوں کہ جو شخص اس میں دفن ہوگا وہ حضرت صاحبؑ کے نزدیک بہشتی ہے۔ اور دائمی نجات اور ابدی جنت کا مستحق ہے لیکن کتنے ہیں جنہوں نے دروازہ کے سامنے آنیوالے اور مفت ملنے والے بہشت میں داخل ہونے کی کوشش کی کیا ان بارہ سالوں میں بارہ سو بھی وصیت کرنیوالے ہیں ہرگز نہیں۔ پس جس قوم کی یہ حالت ہو کہ بہشت جو مقصود اصلی ہے اور یہ ساری دنیوی زندگی اسی کے لئے بنائی گئی ہے اسے پس پشت ڈالتی ہے تو اور اس سے کس بھلائی کی امید ہو سکتی ہے دیکھو حضرت رسول کریم جو ارمیں دفن ہونے سے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی کیا شان بڑھ گئی لیکن بروز محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مقبرہ میں آرام کرتا ہے۔ اور ہم اس کے پیروں میں جگہ پانے کے لئے حالانکہ مفت ملتی ہے کوئی کوشش نہیں کرتے غرض میں کہاں تک گنواؤں کوئی ایک بات ہو تو آدمی کہتا بھی بھلا لگتا ہے جب ہمارے سب کام خام اور ہماری ضروریتیں ناتمام ہیں تو کس کس کا نام لیں اس لئے براہ کرم تمام احباب اس طرف متوجہ ہوں اور اس سال اس فراخدلی اور وسعت اور ایثار سے کام لیں کہ ہماری آمد کا بجٹ دو لاکھ روپیہ ہو جائے اور پھر صرف بجٹ بنا کر ہی نہ بھیجیں بلکہ مطابق بجٹ کے ماہواری قسطیں مقررہ ماہ سے ادا کرنی شروع کر دیں۔ ہمارا مالی سال اکتوبر سے ستمبر تک ہوتا ہے اسلئے اکتوبر ۱۹۱۸ء سے ستمبر ۱۹۱۹ء تک بارہ ماہ کا بجٹ ہم نے بنانا ہے احباب مشورہ کر کے سکرٹریوں کی معرفت جلد سے جلد تحریر فرمائیں کہ ان کی جماعت اکتوبر ۱۹۱۸ء لغایت ستمبر ۱۹۱۹ء ایک سال میں کس قدر چندہ قادیان بھیجنے کا ارادہ کرتی ہے یہ بجٹ صرف چندہ عام کا ہوگا جس میں لنگر خانہ، اشاعت اسلام۔ مدرسہ احمدیہ۔ اور مدرسہ انگریزی ہر چہار مدات شامل ہیں۔

باقی مساکین۔ یتامیٰ۔ زکوٰۃ۔ صدقۃ الفطر۔ انکے بجٹ بنانیکی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے عنقریب ایک علیحدہ تجویز ظاہر کی جاویگی۔ پس میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ ۲۸ جون ۱۹۱۸ء تک تمام انجمنیں مطابق نقشہ اپنا بجٹ بنا کر بھیجدیں۔ میں ایک بات کہنے سے رک نہیں سکتا وہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا ہے قادیان سے جب کسی بات کے متعلق بیرونی سکرٹریوں سے مشورہ

مکتوبات احمدیہ

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہونچا اب میری طبیعت ٹھہر گئی ہے دورہ مرض سے امن ہے حقیقت میں یہ عمر جب انسان ساٹھ پینسٹھ سال کا ہو جاتا ہے مرنے کے لئے ایک بہانہ چاہتی ہے۔ جیسا کہ ایک بوسیدہ دیوار یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس قدر سخت حملوں سے وہ بچا لیتا ہے کل کی تاریخ عبر بھی پہونچ گیا ہے میری طرف سے آپ اس مہربان دوست کی خدمت میں شکریہ ادا کریں جنہوں نے میری بیماری کا حال سنکر اپنی عنایت اور ہمدردی محض للہ ظاہر کی خدا تعالیٰ انکو اس خدمت کا اجر بخشے اور ساتھ ہی آپ کو۔ آمین ثم آمین ؛

میرے گھر میں جو ایام امید تھے ۱۴ جون کو اول دردزہ کے وقت ہولناک حالت پیدا ہو گئی یعنی تمام بدن سرد ہو گیا اور ضعف کمال کو پہونچا اور غشی کے آثار ظاہر ہونے لگے اس وقت میں نے خیال کیا کہ شاید اب اس وقت یہ عاجزہ فانی دنیا کو الوداع کہتی ہے بچوں کی سخت دردناک حالت تھی اور دوسری گھر میں رہنے والی عورتیں اور ان کی والدہ تمام مردہ کی طرح اور نیم جان تھیں کیونکہ ردی علامتیں پیدا ہو گئیں تھیں۔ الدم ان کا آخری دم خیال کر کے اور پھر خدا تعالیٰ کی قدرت کو بھی مظہر العجائب یقین کر کے ان کی صحت کے لئے میں نے دعا کی یک دفعہ حالت بدل گئی اور الہام ہوا

تحویل الموت

یعنی ہم نے موت کو ٹال دیا اور دوسرے وقت پر ڈال دیا۔ اور بدن پھر گرم ہو گیا اور حواس قائم ہو گئے اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔ اس تنگی اور گھبراہٹ کی حالت میں میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کے لئے بھی ساتھ ہی دعا کروں۔ چنانچہ کئی دفعہ دعا کی گئی۔ زیادہ حزیت ہے والسلام خاکسار۔ غلام احمد

اسوقت میں خط لکھ چکا تھا کہ پھر سخت کمر میں درد اور تپ میرے گھر میں ہو گیا ہے سخت بیتاب ہو گئیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے

صوفی تصور حسین صاحب کے نام

Digitized by Khilafat Library

محبی اخویم حافظ تصور حسین صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانت جس سے مراد تمام انسانی قویٰ یعنی روحانی اور جسمانی قوتیں ہیں اسی کی راہ میں خرچ کرنی چاہیئے لیکن اسرار کا پوشیدہ کرنا صرف اس حد تک درست ہے کہ ایک نااہل کے آگے ایسے معارف بیان نہیں کرنے چاہئیں۔ جن کا وہ متحمل نہ ہو سکے۔ اور مذہب وحدت شہود کا صحیح ہے یہی حدیث اس مرتبہ تک پہونچتی ہے کہ گویا وحدت وجود کا اس میں جلوہ ہے اور صرف قیل وقال کچھ چیز نہیں ہے عملی رنگ میں ترقی کرنا چاہیئے اور اس جگہ بعض آدمی ہمارے منشاء کے مطابق اپنی حالت درست کرنے میں سرگرم ہیں۔ اور بعض ابھی حقیقت سے دور ہیں امید ہے کہ انشاء اللہ جو سعید ہیں وہ بہت کچھ ہدایت کریں گے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

شاہ صاحب علیکم السلام۔

انشاء اللہ میں دعا کروں گا۔ چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد اور صبح استغفار کا التزام کریں۔ کہ اکثر پریشانی اور ہجوم غموم گناہوں کی شامت سے ہوتے ہیں۔ اور صبر سے منتظر رہیں

مرزا غلام احمد

تحفظ ہند کی فوج میں بھرتی ہو جاؤ

ہندوستان کی حفاظت کے لئے جو فوج طیار ہو گی۔ اس میں بھرتی ہونے کے لئے لاہور اور بعض دوسری جگہ کے وکلاء نے اپنے نام پیش کئے ہیں یہ بہت اچھی بات ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کثیر التعداد افراد مختلف صورتوں میں جنگ کی خدمات پر گئے ہیں۔ لیکن تحفظ ہند میں بھی اس جماعت میں سے ایک معقول تعداد بھرتی ہونی ضروری ہے۔ بہت مناسب ہو گا کہ یہ جماعت سلسلہ کے مرکز قادیان سے بھرتی ہو۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے ٹریننگ وغیرہ کا انتظام اگر قادیان میں ممکن ہو سکے تو بہت ہی اچھا ہے لیکن اس کے متعلق ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے یہ معاملہ اعلیٰ افسروں کی منظوری پر موقوف ہے۔ لیکن یہ تو مسلم بات ہے کہ اس حفاظت ہند کی فوج میں احمدی احباب کا ایک حصہ لازماً ہونا چاہیئے ضلع گورداسپور سے اسی فوج کے لئے دو سو آدمی مانگے جا رہے ہیں اگر ہماری جماعت ہی یہ تعداد پوری کر دے تو بہت ہی عمدہ بات ہو گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح یقیناً اس سے بہت خوش ہونگے۔ آپ چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت اس موقعہ پر خدمت سرکار کے لئے ہر طرح امادہ رہے۔ بلکہ قارئین الحکم واقف ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے سلسلہ کے ایک سالانہ اجلاس میں فرمایا تھا کہ مجھ پر خلافت کے کاروبار کا بوجھ نہ ہوتا تو میں خود والنٹیر ہو کر جنگ میں چلا جاتا۔ جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح کے اس ارشاد و اعلان کا عملی نمونہ دکھانے میں کوئی کمی نہیں کی ایک بہت بڑی تعداد شریک خدمات جنگ ہو گئی اور ہوتی رہتی ہے۔ مگر امتیازی طور پر اگر ضلع گورداسپور کے دو سو آدمیوں کی مطلوبہ تعداد احمدی جماعت تحفظ ہند کی فوج کے لئے پوری کر دے تو اس کی شان ہے۔ قادیان سلسلہ کا مرکز ہے اور یہ دو سو آدمی سلسلے کی طرف سے ہونگے پس وہ لوگ بڑے ہی خوش قسمت ہونگے جو سلسلہ کی طرف سے

حفاظت ہند کی فوج میں بھرتی ہوں

وہ لوگ جو اس تحریک میں عملی حصہ لیں اور شریک ہونا چاہئیں۔ وہ ایڈیٹر الحکم یا سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیں حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور یہ تمام نام پیش ہوتے رہیں گے تعداد پوری ہونے پر ان کو بلا لیا جائیگا۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ حفاظت ہند کی فوج کو ہندوستان ہی رہنا پڑیگا۔

دو سو آدمیوں کی تعداد کوئی بڑی تعداد نہیں۔ بہت جلد اس کو پورا کر کے دکھا دو کہ

تم ایک زندہ جاوید امام کی پیرو قوم ہو

آمین

Digitized by Khilafat Library

طلباء اور تکمیل ہال کا چندہ

رخصتوں کے ایام میں حسب معمول طلباء مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام کو تکمیل ہال اور دیگر ضروریات تبلیغ کے لئے چندہ کی رسید بکیں دی گئی ہیں۔ احباب ان بچوں کو فراہمی چندہ میں ہر طرح مدد دیں۔ اور حوصلہ افزائی کریں۔ تاکہ تعلیم الاسلام کا ہال ہر طرح مکمل ہو جائے۔

مربیان الحکم

الحکم کی توسیع اشاعت داعانت کی تحریک میں جاری نہیں کہہ سکا لیکن مربیان الحکم اپنے فرض سے غافل نہیں جس سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ باقاعدہ تحریک انشاء اللہ العزیز بار ور ہوگی۔

بمبئی سے سید حمید رضوی بلڈنگ کنٹراکٹر و منیجر مالک چال و نواب چال۔ ۱۔ مربیان درجہ اول میں داخل ہوئے نوجوان سید کے حلقہ و احباب میں بھی الحکم کی اشاعت انشاء اللہ ترقی کریگی

۲۔ عزیز مکرم منشی عبدالمجید خان صاحب الحکم کی درجہ دوم میں فرماتے ہیں۔ میں ہر دو مربیان کا شکر گزار ہوں دوسرے احباب بھی توجہ فرماویں۔

۳۔ الحکم چار مہینے سے برابر پابندی وقت کے ساتھ خدا کے فضل سے شائع ہو رہا ہے جن احباب نے اب تک قیمت ادا نہیں کی وی۔ پی لینے کے لئے تیار رہیں۔ ایسا ہی بقایا دار احباب بھی۔

(حسن کسار یعقوب علی)

حضرت خلیفۃ المسیح کی روانگی میں عارضی التوا

کسی دوسری جگہ ان خبروں کا خلاصہ دیا گیا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح کے ۱۳ جون ۱۹۱۸ء کو قادیان پہونچنے کے متعلق آئی ہیں۔

لیکن ۱۳ جون ۱۸ء کی ڈاک یہ خبر لیکر آئی ہے کہ خانصاحب میاں عبداللہ خان صاحب کے تار سے کسی وجہ سے عارضی طور پر روانگی ملتوی ہوگئی ہے حضرت خلیفۃ المسیح غالباً ڈلہوزی یا منصوری تشریف لیجائیں گے اور باقی قافلہ لاہور ہوتا ہوا قادیان پہونچیگا۔

حضرت نواب محمد علیخان صاحب قبلہ کے منجھلے صاحبزادے خان عبداللہ خانصاحب عیادت کیلئے بمبئی تشریف لیگئے ہیں اور انہوں نے اپنی روانگی کا تار حضرت حکا کو دیا اور ہر قافلہ طیار ہو چکا تھا لیکن خانصاحب کی نکلیف کو مدنظر رکھکر غالباً حضرت خلیفۃ المسیح نے انکے بمبئی پہونچنے تک سفر کو ملتوی کر دیا۔ وہ خیر و عافیت سے ۱۰ جون کو بمبئی پہونچ گئے ہیں اس آخری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً حضرت خلیفۃ المسیح جلد ہی

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے اور ہر ایک مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرے۔ مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ تلاوت کی اصلی غرض عمل ہے اور اعتقادی قوتوں کا نشوونما اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل کرے اور یہ آگاہی قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے اس ضرورت کو پورا کرنیکے لئے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور اس میں بامحاورہ ترجمہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں اور اس ترجمہ اور نوٹوں کی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جاوے اور یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضروریات اور مخالفین اسلام کے موجودہ اعتراضات کو مدنظر رکھکر لکھے گئے ہیں عاشق قرآن کریم حضرت مولینا مولوی حافظ نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح رضؓ کے درس سے لئے ہوئے نوٹوں اور آپ کی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغفور کی تحریروں اور ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات جمع کئے گئے ہیں کیا آپنے ابتک ان ملفوظات کو نہیں پڑھا تو ضرور پڑھیں اس میں نور و ہدایت ہے پارہ ۲۴ سے ۳۰ تک اور ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ پارے شائع ہو چکے ہیں ۳۰ واں پارہ سردست مل نہیں سکتا لیکن ۲۴ سے ۲۹ تک اور ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ پارے ہر وقت مل سکتے ہیں ہدیہ فی پارہ ایک روپیہ ہے لیکن رمضان شریف میں ۲۴ سے ۲۹ تک فی پارہ ۸ر اور ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷ تینوں پارے فی پارہ ایک روپیہ کے حساب سے ملیں گے احباب جلد دفتر الحکم میں درخواست بھیجکر منگوالیں۔

دفتر الحکم قادیان۔ دارالامان۔ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب فرماویں